

ان کو ٹی۔ بی کے مرض نے دہمچایا تھا۔ جب مرض آخری درجہ پہنچا تو قرابت داروں میں سے حضرت صاحبِ بد کے ہی ذات اقدس جو سب سے زیادہ ان پر توجہ دیتی۔ آپ نہایت بھروسہ سے ان کی خبر گیری کرتے تھے۔ رمضان شریف کے دن تھے کہ ان پر مرض کا سخت حملہ ہوا۔ آپ ان کے ہاں تشریف لے گئے اور میاں رحیم اللہ کے ساتھ بستر پر لیٹ گئے آپ ان سے لپٹ گئے اور خوب توجہ فرمائی آپ کی توجہ خصوصیٰ یہ نتیجہ نکلا کہ ان کا قلب جاری ہو گیا اور وہ وکروستہ کریم عمر ہو گئے۔ آدمی رات کے وقت اسی حالت میں ہی ان کا انتقال ہو گیا۔ سورتوں نے رخصت کی کوشش کی تو آپ نے سنت ڈانٹ پلائی اور فرمایا "اللہ کی رضا تھی سورہ پوری ہوئی۔ رمضان شریف کا مہینہ ہے روزہ داروں نے سحری کے وقت کھانا کھانا ہے اگر رحلت کی بات اسی وقت نکل گئی تو مولا کھانا نہیں پکا تیجھے۔ ہذا خبردار! کوئی آواز منت نہ کھائے۔"

صبح ہوئی۔ آپ نے نماز باجماعت ادا فرمائی اور چادر پر درود شریف پڑھنے کے بعد نمازیوں سے فرمایا "میاں رحیم اللہ رحلت فرما گئے ہیں۔ انہیں باہر قبرستان سے عین لوگ بڑے تیراں ہونے اور سب میاں رحیم اللہ کے ہاں چلے گئے۔ حضرت صاحب قبلہ نے رات ہی رات میں میت کو تہلا کر کفن پر مار دیا تھا۔ حضرت صاحب قبلہ نے عیاری کے دنوں انکی خیر نمیزی کے بعد آنری لمحات میں تقبیل فرما کر ان کی عاقبت بھی سنوادی۔ حقوق العباد کا آپ کو اس قدر خیال تھا کہ رمضان شریف میں ہمسایوں کی تکلیف نہ پہنچے نظر میاں رحیم اللہ رحمہ کی خوشگ کو انہا میں رکھا مباد اکہیں دو رحلت کاٹن کر کھانا پکائے سے احتراز کریں اور انہیں روزہ نہ پڑنے کی وجہ سے تکلیف اٹھانا پڑے۔

سرکارِ مینا صاحبہ۔ قوری رحمۃ اللہ علیہ کے چچ عارف میاں حمید الدین صاحب مرحوم و مغموم بھی رحلت سے کچھ دن پہلے حالت جذبہ سکرم میں فرمایا کرتے "خیر محمد نے میرے پتہ جنت الفردوس میں بہترین مکانات کا انتظام کر دیا ہے۔ اور پیسہ صرا کرتے نہ صرف

کتاب
۵۵

حدیث دلیراں

سوانح حیات

اعلیٰ حضرت میاں شہیر محمد شرقپوری

مؤلف

فاضل احمد مونکہ شرقپوری

مولانا عمر اچھروی صاحب لکھتے ہیں
ابوبکر نے میری ذات کے لئے قربانی کی غار
ثور میں تین دن میرے بدن کے ساتھ ننگا
بدن لگا کر لیٹا رہا استغفراللہ اور سیرت
رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم لکھا
بے جو بریلوی علماء کی کتاب بے حضرت
صدیق اکبر رضی اللہ نے اپنی شلوار پہاڑ
کر غار ثور میں سوراخوں کو بند کر دیا
تھا کیا یہ گستاخی پیغمبر نہیں استغفراللہ
استغفراللہ بریلوی علماء صرف علماء دیوبند
کے خلاف بھونکتے ہیں

جلال کو دیکھ کر سولے میری محبت کے اور کچھ نہیں سمجھ سکتی اس لئے جسے میں کہتا ہوں
 کہ ابو بکر کو امامت اصحاب رضوان اللہ علیہم اجمعین کے لئے مقرر کر دینے اور
 اس کو امامت سے نرد کو میں نے ابو بکر کو ہی امامت کی سجادگی پر مقرر کرنا ہے
 وہی جماعت کرامیں کے حضرت عمر یا عثمان یا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین میں
 موجودگی میں امامت کے مصلے پر کھڑے نہیں ہو سکتے امامت پر وہی کھڑا ہو گا
 سے پہلے جس نے میرا کلمہ پڑھا کفار و ملکہ کی منبری چھڑی میری غلامی اختیار کی مگر
 کھائیں لیکن ایمان کو نہیں چھوڑا سب سے پہلے میری محبت میں ہجرت کی میری ذات
 سے پہلے ابو بکر کا مال خرچ ہوا کنواری لڑکی ابو بکر نے میری ذات کے لئے
 کی غارتوں میں تین دن کی سیسہ بدن کے ساتھ ننگا بدن لگا کر لٹیا رہا میں نے سفر کی
 اس نے سفر کیا میں نے آرام کیا تو اس نے میرا پہرہ دیا میں نے کھایا تو اس نے کھانا
 ورنہ بھوکا رہا میں نے پیاتو اس نے پیادہ پیا سارا لہذا اب میرے مصلے پر میرا
 موجودگی میں وہی کھڑا ہو گا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بہتر از من
 رہیں کہ حضور میرا باپ آپ کا بڑا مشتاق ہے وہ یہ جو صلہ نہیں کرے گا لیکن اپنے
 مراد آباد یوسف فرما کر خاموش کرادیا کہ تم صرف محبت تک محدود ہو میں نے
 کو اچھی طرح جانتا ہوں آپ کا خیال تھا کہ اگر آج میں نے کسی اور کو اپنی ہجرت
 اپنے مصلے پر کھڑا کر دیا تو خلافت اس کی بن جائے گی اس لئے آج میرے مصلے پر وہی
 کھڑا ہو سکتا ہے جو میرے بعد امامت و خلافت کی سجادگی کرے گا اس لئے
 صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو محبت سے خاموش کرالیا
 اپنی محبت سے ہی حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنی امامت کے مصلے پر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ
يُكَفِّرُونَ بَيْنَهُمْ فَضْلًا مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا يَبْتَغِيهِمْ
مِنْ أَمْرِ السُّجُودِ ذَلِكَ مَثَلُهُمْ فِي الشَّرِّ وَاللَّهُ فِي أَلْبَابِ
الْكَذِبِ أَخْرَجَ شَطْرَهُ فَازَتْهُ فَاسْتَفْلَظَ فَاسْتَرَى عَلَى سَوْبِهِ
يُغِيبُ الزُّنُوحَ لِيُغِظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا
الصَّالِحَاتِ مِنْهُمْ مَغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا ۝

مَقْيَاسُ الْخِلَافَةِ

فِي بَيَانِ

الرِّسَالَةِ وَالْخِصْمَةِ

حَيْثُ أَقْلُ



خادم محمد عمر اسٹڈی ڈائریکٹور، لاہور



11:48 am

میاں شیر محمد شرقپوری نے کتے کو جو
گلے لگایا تھا جو ٹانگیں اٹھا کر کھڑا ہوا تھا
اس کتاب کا حوالہ

11:49 am



Type a message



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْأَلَمِ
 وَالْأَلَمِ وَالْأَلَمِ

خزینہ معرفت

تذکرہ عاشقِ ربانی شیرازی علیہ السلام

ہر زبردست اکی سطور کے مقابلِ نیر ہے
 یہ کوئی شاید محض مد کا بہادر شیر ہے

سوانح حیات پاکیزہ حالات قدوة الامم میں اعلیٰ عارف اکمل عالم باہل
 مجتہد انتہا حضرت ربانی یغیندانی شیرازی محی الملت الدین حضرت مولانا
 قبلہ کعبہ میان شیر محمد صاحب نقشبندی مجددی شریعتی اعلیٰ الشیخہ امام شمس سرہر الغریز
 مؤلف

عالم لدنی واقعہ حقیقت ماہرِ لیلیت یارِ غار حضرت مولانا و مرشدنا قبلہ میا نصیر صاحب ترمذی مجدد
 المعروف حضرت مولانا صوفی محمد ابراہیم صاحب قنوجی نقشبندی و ملا علی گڑھ لدنی
 مرتبہ

حضرت صاحبزادہ میان جیل احمد شریعتی نقشبندی مجددی

سجادہ نشین آستانہ عالیہ شرقیہ و شریفین جنم شیخو پورہ

جلال آباد

فقال عمر رضي الله عنه يا ليتني كنت كبد
أهلي سمنوني ما بدا لهم حتى إذا كنت كأسمن
ما يكون زارهم بعض من يحبون فذبحوني لهم
فجعلوا بعضي شواء وبعضه قديدا ثم أكلوني
ولم أكن بشرا

شعب الإيمان - أحمد بن الحسين البيهقي - ج 1
ص 485

جناب عمر بھی کہتا تھا: کاش میں گھر میں
ایک موٹا مینڈھا ہوتا اور گھر والے میرے بدن
کے بعض حصوں کو کباب بنا کر اور بعض
حصوں کو خشک کر کے کھا لیتے اور پھر پاخانے
کی شکل میں باہر آتا اور میں انسان ہی خلق نہ
ہوتا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی حاجزی و
انکساری کے الفاظ

کیا بریلوی حضرات ان پر بھی اعتراض کریں
گے کیونکہ یہ اعتراض شیعہ اصحاب پیغمبر
پر کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنے بارے میں ایسے
ایسے الفاظ بولے ہیں شیعوں کے نقش قدم پر
چلتے ہوئے بریلوی ایسے اعتراض کرتے ہیں

Message copied

احسن میاں کے شہر کا تاریخی پس منظر

از:- ڈاکٹر محمد حسن قادری، بریلی شریف

وقت اس ملک میں شیلا دیو کی حکومت تھی جو بودھ مذہب کا پیرو تھا۔ صد ہا سال کی مدت کے بعد راج پوت کی زور آوری کے زمانہ میں اس کو کٹھیر کے نام سے پکارا جانے لگا۔ ۱۱۹۳ء تک کٹھیر میں ہندوؤں کی بلا شرکت غیرے حکومت رہی۔ سب سے پہلے کٹھیر یا فا کر جکت سنگھ نے موجودہ بریلی سے پورب کی سمت ۱۵۰۰ء میں موضع جکت پور آباد کیا جو آج بھی بریلی کا معروف محلہ ہے، پھر اس کے ستائیس (۲۷) سال بعد فا کر جکت سنگھ کے دو بیٹوں بانس دیو، برل دیو نے ۱۵۲۷ء میں موجودہ بریلی کی بنیاد ڈالی ان دونوں بھائیوں کی نسبت سے اس شہر کا نام بانس بریلی مشہور ہوا۔ اتفاق سے بریلی بانس کے جنگلوں کے لیے بھی مشہور ہو گیا تھا اس لیے اس کا نام بانس بریلی ہو گیا۔ ۱۵۷۷ء میں بریلی صدر مقام ہو گیا۔ اکبر نے حکیم عبدالملک شیرازی کو بریلی کا پہلا ناظم مقرر کیا، مرزائی مسجد، مرزائی باغ، مرزائی محلہ عہد اکبری و نظامت عین الملک شیرازی کی یادگار ہیں۔ جن میں مرزائی مسجد محلہ گھیر جعفر خاں میں موجود ہے جو عین الملک کے اہتمام میں ۱۵۷۰ء میں تعمیر کی گئی یہ بریلی میں پہلی مسجد ہے۔ عہد اکبری کی ایک جلیل القدر شخصیت حضرت شاہ دانا ولی ہیں جنہوں نے حمایت حق کا فریضہ انجام دیا۔ شہنشاہ اکبر کا دور الحادو ہے دینی کا دور تھا اس نے دین الہی مذہب ایجاد کیا۔ حضرت میر سید عبدالواحد بلگرامی اور مجدد الف ثانی نے شہنشاہ اکبر کے ایجاد کردہ مذہب کے خلاف قلمی و لسانی جہاد کیا لیکن شاہ دانا ولی نے اکبر کی بے دینی کے خلاف جہاد بالسیف کیا۔ اکبر کے گورنر عین الملک نے شاہ دانا کا مقابلہ کیا، شاہ دانا نے سنت حسنی پر عمل کیا اور اکبر کی باطل قوت سے مقابلہ کرتے ہوئے ۱۵۸۲ء کو جام شہادت نوش کیا۔ جہاںگیر کے

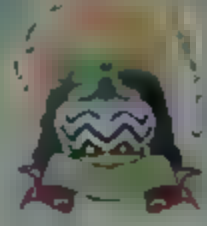
ہندوستان کے تہذیبی، تمدنی اور مذہبی سرمایہ میں شہر بریلی دنیا میں منفرد و یکتا مقام رکھتا ہے۔ سرزمین بریلی شریف خانقاہوں اور حزاروں کی کثرت، صوفیائے کرام و اولیائے کرام کی عظمت اور ان کے مریدوں اور عقیدت مندوں کی عقیدت و محبت کی وجہ سے بریلی کو مذہبی الاولیاء بھی کہا جاتا ہے۔ حضرت جلال الدین شاہدانہ ولی کا مزار شریف، خانقاہ نیاز یہ میں شاہ نیاز احمد (خواجہ قطب) تو محلہ میں حضرت سید معصوم ترمذی پیر و مرشد حافظ رحمت خاں، سید احمد عرف شاہ جی بابا اور آپ کی اولاد، شہنشاہ ناصر میاں، حضرت مولانا شاہ محمد بشیر میاں (گلاب نگر)، سید شاہ حبیب میاں، سید نجم الدین (جھاڑ جھوڑا صاحب) بابا شاہ مستان صاحب، شاہ عبدالرزاق صاحب وغیرہ کے مزارات تو رحمت کا سرچشمہ ہیں ہی اس پر فخر بالائے فخر یہ کہ اس سرزمین کو تاجدار اہل سنت مجدد دین و ملت شاہ امام احمد رضا کی آخری آرام گاہ ہونے کا بھی فخر حاصل ہے۔ آپ کی وجہ سے ہی بریلی کو بریلی شریف اور سنیت کا مرکز کہا جاتا ہے۔ اس طرح بریلی تہذیب و تمدن کا گہوارہ ہی نہیں بلکہ علم و ادب و سنت کا مرکز بھی ہے جس کو وطن کی تاریخ کبھی فراموش نہیں کر سکتی۔

ہندوستان کی قدیم تاریخ میں بریلی کا علاقہ پانچال کے نام سے موسوم تھا جس کا مہا بھارت میں ذکر ہے جس کی وسعت ہمالیہ پہاڑ سے دریائے چنبل تک تھی۔ پانچال کا آئینہ دار السلطنت تھا جس کو آج کل مراد آباد کی حد سے چند میل کے فاصلہ پر پرگنہ سرولی ضلع بریلی میں رام نگر کہتے ہیں۔

۱۲۳۸ میں ہوان سانگ چینی سیاح نے اس علاقہ کا سفر کیا اس

پیشانی

فہم انعامت میں بہ وقت تہوار سناٹا ہوں، جب کبھی اور جہاں
 پیش میری مدد کی ضرورت پڑے تو فوراً آتا۔ سدا بہار
 ان (احسن میاں) کی کارکردگی کو دیکھ کر ایسا لگتا ہے کہ
 ان کا مافی اعظم ہنگامہ دینے سے لوٹ آئے گا۔



ماہنامہ

اعلیٰ حضرت

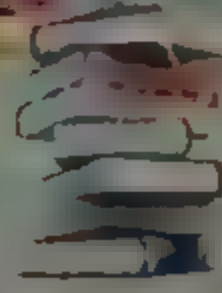
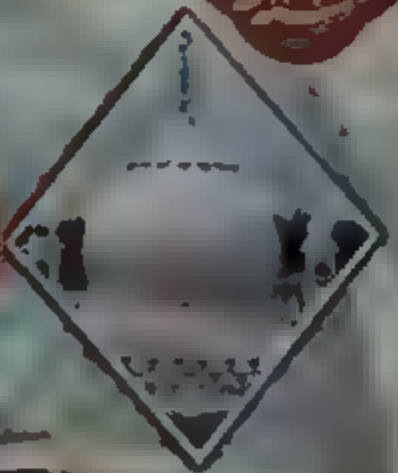
بریل شریف

ماہنامہ اعلیٰ حضرت بریل شریف، لاہور، پاکستان

March
2015

جلد ۱۱
شمارہ ۱۱۱

تاریخ سید ولی



مدیر اعلیٰ

(مورثہ) محمد یحییٰ رشتہ دار، سید فیضیہ

اپنے اہل و عیال کی ضرورتیں بھی پوری نہیں کر سکتے، جب کہ مقبول عام نعت خوان اور خطیب ایک ایک محفل میں اس سے زیادہ نذرانے سمیٹ کر لے جاتے ہیں، اس کا بہت بڑا نقصان یہ ہے کہ ہمارے طلباء و دینی مدرسے کے لئے تیار نہیں ہوتے، اسی لئے ہمارے مدارس سے اہل علم و فضل حضرات تیار نہیں ہوتے، بغیر ان کی عربی زبان میں کتابیں دس دس جلدوں میں چھپ رہی ہیں اور پوری دنیا میں پھیل رہی ہیں، جب کہ ہمارے ہاں عربی زبان میں ایک جگہ کا چھاپنا بھی مشکل ہے اور اگر کوئی جرأت مند اس سے کام لے کر چھاپ ہی دے، تو کوئی اسے خریدنے کے لئے تیار نہیں ہوگا۔ حد یہ ہے کہ ہمارے ہاں سے

<https://t.me/taqviyatuleemaan>

ہم ان ”مان جوین“ پر گزارا کرنے والے مدرسین کی خدمت کرنے کے بارے میں نہیں سوچتے، ہمارا سرمایہ بزرگوں، بچہ دلوں کے عزائم پر خرچ ہو رہا ہے۔ قوالوں اور نعت خوانوں پر لونوں کی پادش کی جاتی ہے، ہم صرف صوت اور صورت کو دیکھتے ہیں، ہم ذہن اور آہنگ کو دیکھتے ہیں، ہم سیلا و شریف، گیارہویں شریف کے نام پر بیسیوں دیکھیں اور رنگارنگ کھانے اور بھاری تقسیم کر دیتے ہیں اور وہ بھی غرباء کو نہیں بلکہ مالدار دوستوں کو کھانا کر، طہن ہو جاتے ہیں کہ ہم مستحق جنت ہو گئے ہیں۔

ہم نہیں سوچتے کہ:

○ ————— حق تقریبات سے ہمارے اندر کیا انقلاب پیدا ہوا ہے؟

○ ————— کتنا خوف خدا پیدا ہو رہا ہے؟

○ ————— حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعلیمات پر عمل کرنے اور آپ

کے مشن کو آگے بڑھانے کا کتنا جذبہ پیدا ہوا ہے؟

○ ————— کتنے باصلاحیت اور غریب طلباء کی امداد کر کے ان کا علمی سفر آسان کیا

فوری توجہ طلب چند
اصلاحی مقالہ کا مجموعہ

خدا کو یاد کرنا

تحقیق و تالیف علامہ محمد عبدالحق عظیم شرف قادری
ڈاکٹر ممتاز احمد سیدی الانصاری

اسٹیٹ پبلشرز
1- کلونیئر انور شریف روڈ نزد پانیپت
بیک سکول مشکوڑہ لاہور

اداریہ اتحاد اہلسنت وقت کی ضرورت...!!! مگر کیسے؟

پیر و اعلیٰ حضرت، عالمی سطح اسلام کی طریقت و شریعت حضرت علامہ مولانا محمد امجد علیہ رحمۃ اللہ نے اپنے دور رس و جامعہ دار العلوم دار العلوم 2017ء کو میرا دار کے مختلف مقامات پر خطاب کرتے ہوئے اتحاد اہلسنت پر بار بار ضرورت کی اہم ترین ضرورت فرمادی۔ آپ نے بار بار فرمایا کہ "اتحاد اہلسنت کی ہے اور انتشار ضرورت"۔ آپ کے دور رس و دور رس کے افکار کا کتب کا جامعہ و فوٹیک طبعی طور پر ہو سکتا ہے۔ لیکن یہاں ہر مگر اہلسنت بریلوی کی آواز اور علامہ اعلیٰ حضرت کے نظم و چراغ کی اتحاد اہلسنت کیلئے دل کا اعلیٰ کو نظر انداز کر کسی طور بھی اہلسنت کو نہ بیاں دیتا۔ آپ نے اپنے افکار و مسائل پر بھی فرمایا کہ "اتحاد اہلسنت کی ضرورت کی ضرورت نہیں بلکہ اپنی اہمیت کی تسکین اور اعلیٰ مقامات کیلئے ہیں۔ ہم اپنے دل کی بھولی تسکین کیلئے کسی بھی بڑی سے بڑی نصیحت اور ہر کسی کی نصیحت کا فائدہ اٹھاتے ہیں۔ البتہ یہ سوچئے کہ اس شخصیت اور ادارے سے کتنی دانت ہیں اور یہ کتنے سینوں کی دل آزاری ہو رہی ہے۔"

<https://t.me/taqviyatuleemaan>

ہے کہ اس کا دامن تلاش اور کس کا دامن پھوڑیں؟ محرم اور محرم سب ہی اختلافات و انتشار اور لاسرگزیت کا شکار نظر آتے ہیں۔ یہ ضرورت اور اتحاد کیلئے ضرورت ہے۔ اعلیٰ افکار و خفا ہوں سے ایک دوسرے کے خلاف بغض و عداوت اور نفرت کے خطرے بلند ہو رہے ہیں۔ خدا اور کینے سے حفاظت کی ضرورت دینے والے اکثر علماء و خدایاں باری کا افکار ہو گئے ہیں، نام و نمود کی جنگ میں بڑے چھوٹوں پر شہت و محبت کا ہاتھ رکھتے ہیں چاروں طرف سے بڑوں کی تقسیم و ادب بھول گئے ہیں۔

خالص علمی اختلاف و اعلیٰ رجس و عداوت کی صورت اختیار کرتا جا رہا ہے۔ کوئی کسی کی اصلاح قبول کرنے کو تیار نہیں۔ کوئی کسی کو اپنے فائدہ اور فائدے کو تیار نہیں۔ جن عقیم طریقت و خفیات سے امیدیں وابستہ کی جا سکتی ہیں، وہ خود اختلاف و انتشار کا شکار ہیں۔ ایسے میں محرم و اہلسنت کہاں جا ئیں؟ کس کا دامن تلاش؟ ہر جانب اندھیرا اعلیٰ اندھیرا ہے ہر کوئی اپنے وابستگان کے دل و دماغ میں نفرت و عداوت کا زہر گھول رہا ہے۔ اہلسنت کی یکجہتی اور مرکزیت پارہ پارہ ہو چکی ہے۔ کہتے ہیں کہ عداوت تو مومنوں کو یکجا کر دیتے ہیں لیکن اہلسنت پر ہر ٹھکانے کے لیے جال بچھائے ہوئے ہیں کہ ہمیں عداوت مزید پھیر دیتے ہیں۔ ساتھ ساتھ بزرگ محرم اہلسنت کی امیدوں کا مرکز بنا کر تمام اہلسنت کجا ہو کر فتنہ کا شکار ہو کر رہ گئے۔ لیکن اہلسنت کی یہ ٹھکانے کہ یہ آئیں میں ہی لڑ کر مزید گلوے گلوے ہو گئے۔ غازی مسیحہ و غازی مسیحہ کی اتحاد اہلسنت نے قیادت کا ایک مرحلہ کھینچا ہونے کا موقع فراہم کیا لیکن یہاں ہر بھی حکومت تو از اور حکومت کا فک کر رہے۔ لگتا ہے کہ اہلسنت کا وہ کسی میں ہائی نہیں رہا تو اب محرم اہلسنت کہاں جا ئیں؟ افسوس کہ اس سیاسی قیادت اور اعلیٰ مسیحہ کی فیرت۔ آخر ہم کیا کریں؟ ان حالات میں جب ہر طرف مایوسی ہی مایوسی ہے کہ مسیحہ کا دور رکھنے والے علماء، آخر مسیحہ و عداوت کے جذبات اور روحانی خفا ہوں کے خدائیں سہارا گن میدان میں آئیں اور ایک ہی نقطہ پر یکجا ہو جائیں کہ ہمارا ہر کام مسلک اہلسنت کے عقائد پر پارہاں حلان کیلئے ہوگا۔ تو ہم ملت کے کسی خواہ اپنے اپنے انداز اور اپنے اپنے عقائد میں مسیحہ کا کام کریں۔ (بیت اور یہ مئی نمبر 31 پر)

عقیدہ حق

ترکوں کا سنی
مصطفیٰ سنی علیہ السلام

اتحاد اہلسنت
وقت کی ضرورت
مگر کیسے؟

تحریک و ہامیہ
طاغی کے تہذیبی

فاتحہ سوم
مفت محمد طاہر

انوارِ اہلسنت

قارونِ اہلسنت

کے اقوال کو انگریزی ٹائپ میں دے دیا گیا ہے۔

(۲) آیت وَاسْتَغْفِرْ لِدَنبِكَ اور لِيَغْفِرَ لَكَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ میں ذنب کا معنی اور یہ کہ اس کی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف نسبت سے کیا مراد ہے؟ چونکہ ان آیات کا ظاہری معنی عصمت انبیاء کے خلاف جاتا ہے، تفاسیر کی روشنی میں حضرت فقیہ ملت نے بڑی اچھوتی بحث کی ہے جس سے تمام اعتراضات اور شبہات یکلخت دور ہو جاتے ہیں، یہ طویل فتویٰ ص ۱۳۶ سے ۱۵۴ تک پھیلا ہوا ہے جو اپنے موضوع پر بڑا ہی بزمغز اور اطمینان بخش ہے۔

(۳) فضیلت صدیق اکبر اور زمانہ جاہلیت میں بھی کفر و شرک سے آپ کی براہوت پر ہی ایک نہایت تحقیقی فتویٰ ہے، جو ص ۸۳ سے ۸۸ تک پھیلا ہوا ہے اور دلائل براہین سے پر ہے۔

(۴) مسئلہ بارغ فدک اہل سنت اور روافض کے درمیان ہمیشہ سے موضوع بحث اور معرکہ آرا رہا ہے، حضرت فقیہ ملت دامت برکاتہم نے اس موضوع پر بھی سیر حاصل بحث کی ہے اور عقلی و نقلی دلائل کا انبار لگا دیا ہے جس سے حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شخصیت بالکل بے غبار ہو کر سامنے آ جاتی ہے، اور شکوک و شبہات کے سارے تار و پود بکھرتے نظر آتے ہیں یہ طویل فتویٰ ص ۹۰ سے ۱۰۴ تک ۱۵۰ صفحات پر مشتمل ہے۔

(۵) حدیث قرطاس بھی روافض و اہلسنت میں معرکہ آرا بحث کی حیثیت سے معروف ہو روافض یہ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض وصال میں کاغذ مانگا تاکہ حضرت علی کی خلافت کا پروانہ لکھ دیں لیکن حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لکھنے سے روک دیا۔ اس فتوے میں حدیث قرطاس پر ایسی شاندار بحث فرمائی ہے اور روافض کو ایسے دندان شکن جواب دئے ہیں کہ ان کے تمام اعتراضات دھواں ہو جاتا ہے۔ یہ طویل فتویٰ بھی ص ۱۰۴ سے ۱۲۳ تک بیس صفحات پر مشتمل ہے جو دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے۔ یہ دونوں فتاویٰ بارغ فدک اور حدیث قرطاس کے نام سے علیحدہ کتابی شکل میں بھی شائع ہو گئے ہیں۔

(۶) عام طور سے تو یہی شہور ہے کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام ذریعہ اللہ ہیں لیکن یہ

فتاویٰ فیض الرسول

تصنیف

فیضی قلم حضرت علامہ مفتی جلال الدین احمد صاحب قلم المہر

سابق صدر شعبہ افتاء دارالعلوم اہل سنت فیض الرسول

شبیر برادرز

۴۰۔ بی، اردو بازار، لاہور